اعتصام و اختتام اصل حزب میں داخل نہیں اور نہ قدما سے منقول ہے۔ جب یہ ورد عملیات کی صورت میں لایا گیا تو اس فن کے لوگوں نے اس میں یہ اضافہ کیا میں روزانہ یہ اصل دعا پڑھتا ہوں مگر صفر کے مہینے میں اس کی ادائے زکوٰۃ کرتا ہوں تو اعتصام و اختتام بھی بمصلحت پڑھ لیتا ہوں اشارات جس طرح میرے شیخ نے بتلائے ہیں اسی طرح کیا کرتا ہوں مگر یہ نہیں جانتا کہ یہ اصل صاحب دُعا سے منقول ہے یا متاخرین نے بڑھایا ہے مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ یہ اشارات بے حد مفید ہیں۔ اس سے ملاحظہ معانی ہے جو لوگ معانی سے بے خبر ہوتے ہیں وہ فقط الفاظ کی برکت سے مشرف ہوتے ہیں۔ معانی کے انوار ان سے بہت دور رہتے ہیں آپ ماشاء اللہ اہل علم ہیں آپ کو معانی میں کیا تلقین کروں۔ آپ مجھ سے زیادہ اس میں دراک ہیں

محمد سلیمان قادری چشتی، از پھلواری

دوسرا خط

بسم اللہ الرحمان الرحیم

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی کے مندرجہ ذیل احوال قابل تحریر ہیں۔ جو حزب البحر کے مصنف ہیں ان کے مقدس حالات و سلسلہ میں بعض باتیں نہایت ہی عجیب و غریب ہیں یہ بزرگ سادات بنی حسن سے ہیں۔ ان کے آبا و اجداد کا مولد و منشا مغرب اقصےٰ (مراکش) ہے مگر حضرت سید مغرب سے نکل کر تونس میں قیام پذیر ہوتے اور علم و فضل میں عرفانی دولت نہیں پائی۔ حضرت عبدالسلام بن شیش ان کے مرشد ہیں اور حضرت موصوف کا طریقہ تمام طرق سے علیحدہ ہے کہ حضرت جابر جعفی سے ملتا ہے اور وہ حضرت سیدنا امام حسن علیہ السّلام کی طرف منسوب ہیں۔ عن ابیہ سیدنا علی عن سیدنا النبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوالحسن کی ظاہری آنکھیں تھیں ایک مدت تک تونس میں رہے (بقیہ آئندہ)

دُعائے اعتصام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے ہے جو بڑے مہربان ہیں نہایت رحم والے

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ

اللہ ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں زندہ ہے قائم اس کو نہ اونگھ

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

آتی ہے اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِي الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ

زمین میں ہے کون سفارش کرسکتا ہے اس کے یہاں

اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا

مگر اس کے حکم سے جانتا ہے لوگوں کے آگے کے (واقعات) اور

خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ

پیچھے کے اور لوگ احاطہ نہیں کرسکتے اس کے علم میں سے کسی پر

اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ

مگر جس قدر کہ وہ چاہے اس کی کرسی نے آسمانوں کو اور زمین کو

وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ

سما لیا ہے اور بھاری نہیں ہے اس پر ان دونوں کی حفاظت اور وہ

الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۣ

برتر ہے عظمت والا ہے دین کے معاملہ میں زبردستی نہیں ہے

(بقیہ صفحہ ۲۵۱) پھر وہاں سے اخراج پر مجبور ہوئے اور مصر میں جلوہ افروز ہوئے۔ یہاں اسکندریہ۔ قاہرہ مصر اُ

قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ

کہ ہدایت جدا ہوچکی ہے گمراہی سے پس اب جو کوئی گمراہ کرنیوالے کو نہ مانے

بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

اور خدا کا یقین کرے تو اس نے اپنے سہارے کے لئے ایک مضبوط حلقہ

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ

تھام لیا جس کو ٹوٹنا نہیں ہے اور اللہ

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا

سنتا ہے اور سب کچھ جانتا اور خدا دوست ہے ان کا جو یقین کرتے ہیں

يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ

وہ ان کو تاریکیوں سے نکالتا ہے نور کی طرف اور جو لوگ

كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ

کافر ہیں ان کا دوست شیطان ہے وہ انکو نور سے گمراہی کی طرف

مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ

نکالتا ہے (اس وجہ سے) یہ سب دوزخی ہیں

النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ ایک بار اِعْتَصَمْتُ

جو دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے میں خدا کی پناہ

بِاللهِ الْفَتَّاحِ الْقَابِضِ اَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِيْعِ

مانگتا ہوں جو کھولنے والا روح قبض کرنے والا ہے اور پناہ خدا کی جو سنتا

الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللهِ

اور جانتا ہے اس شیطان سے جو رحمت سے دور کیا گیا ہے شروع اللہ کے نام سے

بذاب ان کی عرفانی انوار سے
ہاں ہوگیا۔ حرمین شریفین و یمن میں
ے کا غلغلہ بلند ہوا۔ مصری اکابر علماء
رفان ان کے حلقہ ارادت میں آئے
ہندوستان میں وہ زمانہ قطب الاقطاب
و اصحاب قدس اسرا ہم کا تھا۔
۵۵۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۵۵۶ھ
ں انتقال فرمایا۔ کئی صدی تک مصر و مغرب
ں یہ سلسلہ محیط تھا۔ اس سلسلہ میں
کابر فقہا و محدثین گزرے ہیں اور
ضرت ابوالحسن اور اُن کے خلفاء
ے حقائق و معارف علوم ربانی بہت بیان
رمائے ہیں اور لوگوں نے ان سے
بے شمار فائدے اٹھائے ہیں مسائل
سوف میں نہایت محققانہ اور مجتہدانہ
بشش رکھتے تھے۔ وہ اپنے مریدین
کسی شیخ کے پاس طالب ہونے سے
کتے نہ تھے۔ بلکہ فرماتے تھے نحن
لقید علے مریدنا انہ لایجتمع بغیرانما یقول
ان وجدت منہلا اعذب من منہلنا فعلیک
حضرت ابوالعباس مرسی سے جو آپ
کے سب سے بڑے خلیفہ تھے فرماتے
یں کہ ہم لوگ سب شیوخ زمانہ کے
سیرابی کے لئے جاتے تھے مگر یہ
ہے کہ سوائے اس چشمۂ شیریں
کے کہیں سیرابی نہ ہوتی تھی۔ شیخ
بوالحسن کبھی یہ بھی فرماتے کہ میرا طریقہ
رفان اہل مشرق و اہل مغرب
سے بالکل علیحدہ ہے۔ ہمارے
ہاں شجرہ و سند کی ضرورت نہیں۔ یہاں محض مواہبت اور جذب الٰہی ہے اور آں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم فقط
ہمارے مربی ہیں جو کچھ پایا ان ہی سے پایا (بقیہ آئندہ)

(بقیہ صفحہ ۲۵۲) کبھی فرماتے کہ عبد السلام بن مشیش آپ کے پیر امیرا ابتدائی مربی تھا اب ہم او رہی دریاؤں سے سیراب ہوتے ہیں۔ شیخ ابوالحسن نے پیشین گوئی فرمائی تھی کہ میرے واسطے پانچ ہیں میرے طریقے کا ایک آفتاب عالم تاب ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت شیخ محمد حنفی شاذلی کا زمانہ آگیا، ان کے تصرفات اور کرامات نے بھی عام احاطت پیدا کی اور قطب و غوث کہلاتے تھے۔ مگر جیسے ہندوستان میں حضرت امام ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد رحمۃ اللہ علیہ کثیر الدعاوی گزرے ہیں اور بعض اور ادراک و معارف میں منفرد ہیں یہ بزرگ بھی اسی طرح ہیں۔ یہ حضرت غوث الثقلین سے حضرت شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا درجہ زیادہ بتاتے ہیں اور اسی پر کفایت نہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ اس وقت اگر شیخ عبد القادرؒ ہوتے تو میرا ادب کرتے۔ یہ اقوال بلا تردید امام شعرانی نے طبقات کبریٰ میں نقل کئے ہیں اور معہذا مقامات میں اولیاء ہیں ہم لوگوں کو دخل نہ دینا چاہیے۔ البتہ جمہور کے خلاف کسی بزرگ کا کوئی مکشوف ہو تو واجب التاویل ہے مگر اس عظمت و جلالت میں کوئی فرق نہیں۔ حضرت علی وفا مصری بن محمد مصری جو اکابر اس طریقۂ عالیہ شاذ کے گزرے ہیں وہ اپنے والد قطب زمانہ سید محمد وفا کی نسبت فرماتے ہیں سیدی و والدی صاحب الختم الاعظم ثالث شاذلی وجمیع الاولیاء من جنود مملکتہ وھو یحکیم ولا یحکم علیہ فی سائر الدوائر فلا یقال لنا لم لا تقرؤن حزب الشاذلی لانہ م اتباعہ امام شعرانی (بقیہ صفحہ آئندہ پر ملاحظہ فرمایئے)

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ وَإِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ
جو نہایت رحم والا مہربان ہے — جب تیرے پاس وہ لوگ آویں جو ہمارے حکموں کا
يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ
یقین کرتے ہیں تو ان سے کہو کہ تم پر خدا کا سلام ہو جس نے تمہارے لئے
رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ
رحمت کا وعدہ کیا ہے — بے شک جس نے تم میں سے نادانی سے
سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ
برائی کی پھر توبہ کی اور پھر اپنا عمل درست کیا تو بیشک خدا
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَ
معاف کرنے والا مہربان ہے۔ اس قسم کے احکام کی تفصیل ہم اسی لئے کرتے ہیں اور
لِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْ
تاکہ ظاہر ہو جاوے مجرموں کی راہ — اور کہہ دو کہ مجھے
نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
ممانعت کی گئی ہے کہ ان بتوں کی پرستش کروں جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو
اللّٰهِ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ
اے رسول کہدو کہ اگر تمہاری خواہشوں کا پیرو ہو جاؤں تو گمراہ ہو جاؤں گا اور
اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ
نہ ہوں گا ہدایت پانے والوں سے — پھر نازل کی تم پر پریشانی کے
الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ
بعد امن کی حالت جو نیند تھی جس نے تم میں سے ایک جماعت کو ڈھانک لیا

(بقیہ ۲۵۳) یہاں پر کچھ بولے اور یوں کہا کہ مدعی ختم ولایت محمدیہ تو ایک جماعت صادق الاحوال گزری ہے۔ بس میرے خیال میں

وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ
اور ایک جماعت کو ان کے نفسوں نے پریشانی میں ڈالا کہ خدا کی بابت ناحق اور جہالت

غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا
کی سی بدگمانی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اب ہمارے لئے

مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ
کوئی وسیلہ نہیں (اے محمدؐ) کہدو کہ سب کاموں کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے

يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ
اس وقت یہ اپنے دلوں میں وہ بات پوشیدہ کرتے تھے جو تجھ سے ظاہر نہیں کرتے تھے

لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ
اور کہتے تھے کہ اگر ہمارا اختیار ہوتا تو یہاں ہم مارے نہ جاتے

قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ
تم کہہ دو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو بھی وہ لوگ جنکے حق میں مارا جانا

عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ
لکھا ہوا تھا اپنے مقتل کی طرف نکل پڑتے اور یہ اس لئے ہوا تاکہ امتحان (ظاہر) کرے خدا

مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
وہ بات جو تمہارے دل میں ہے اور خالص کرے جو دل میں ہے اور خدا

عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ
دل کی باتوں کو خوب جانتا ہے محمد خدا کا رسول

وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ
ہے اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں کفار کے حق میں سخت ہیں اور آپس میں

ہر زمانہ میں ایک خاتم ہوتا ہے جس طرح ہر ولی کے لئے ایک خضر ہے واللہ اعلم بالصواب (طبقات کبرے جلد ۲ صفحہ ۲۴) مرشد عالم مرشدی و مخدومی مولانا شاہ بدر الدین چشتی قادری سجادہ نشین پھلواری شریف کا سرفراز نامہ درج کیا جاتا ہے جس میں آپنے حزب البحر کی اجازت کے ساتھ چند خاص طریقے اس کے عمل کے تعلیم فرماتے ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ ان نعمتوں کو اپنے لئے مخصوص اور مخفی رکھوں اس واسطے کتاب میں درج کرتا ہوں تاکہ ہر طالب راہِ مولیٰ اور حاجت مند مقاصد دنیا اس سے فائدہ اٹھا سکے حضرت اقدس کا سرفراز نامہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصلے اللہ تعالےٰ علےٰ سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ وسلم دعائے حزب البحر بموافقت روایت و اجازت حضرت حاجی امداد اللہ صاحب چشتی صابری قدس اللہ سرہ میں نے چھپوایا تھا۔ تین نسخے اس کے آج آپ کی خدمت میں روانہ کر رہا ہوں۔ اس پر اپنی طرف سے آپ کو اجازت پڑھنے کی نصاب دینے کی اور دوسروں کو اسی طرح کی اجازت بھی میں نے لکھ دی ہے اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو اس حزب کی تاثیر و منافع سے متمتع فرمائے۔ میری خاندانی اجازت میں جو مجھے اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا شاہ محمد علی جناب حبیب قادری (بقیہ آئندہ صفحے پر ملاحظہ فرمایئے)